ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 6 مئی 1965

چد مبر ایئر و دیگراں

بنام

پی ایس رینگا ایئر و دیگراں

[کے سبا راؤ، رگھو بر دیال اور آر ایس بچاوت، جسٹسز]

مدراس ایگریکلچرسٹ ریلیف ایکٹ (مدراس ایکٹ چہارم، سال 1938)، جیسا کہ ایکٹ 15، سال 1943 اور ایکٹ XXXII، سال 1943 کے ذریعہ ترمیم کی گئی ہے دفعہ 9-A(10)(ii)(b) - قرض رہن کو کم نہیں کیا جائے گا اگر راہن کے حقوق قابل قدر غور وخوض کے لئے صحیح طریقے سے منتقل کیے جائیں- راہن کے حقوق کو خیرات کے لئے وقف رقم کے بدلے خاندانی خیرات کو منتقل کرنا-اس طرح کی منتقلی چاہے وہ شق کے معنی کے اندر قابل قدر غور وخوض کے لئے ہو۔

درخواست گزاروں کے پیشروؤں نے 1930 میں مدعا علیہ خاندان کے حق میں 31،000 روپے میں رجسٹرڈ رہن نامہ (ظاہر کرنا A-1) پر عمل درآمد کیا۔ یہ 60 سال کے بعد قابل تلافی رہن تھا۔ مرنے والوں نے مدراس زرعی کسان ریلیف ایکٹ کی دفعہ 9A اور دفعہ 19A کے تحت اس کے تحت رہن قرض کو کم کرنے کے لئے ایک عرضی دائر کی ہے۔ راہن علیہ نے دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ یہ درخواست بھی پیش کی کہ گروی رکھنے کا سود قیمتی غور وخوض کے لیے ایک خیراتی ادارے کو منتقل کر دیا گیا ہے اور اس لیے ایکٹ کے 9A(10)(ii)(b) کو راغب نہیں کیا گیا تھا اور اس وجہ سے اس ایکٹ کے تحت رہن قرض کو کم کرنے کی ذمہ داری نہیں تھی۔ درخواست ظاہر کردہ B-1، ظاہر کردہ B-2 اور ظاہر کردہ B-3 کی دستاویزات پر مبنی تھی۔ فاضل ماتحت جج نے کہا کہ مُنتقل الیہ یعنی خیراتی ادارہ قابل قدر غور وخوض کے لیے مُنتقل الیہ نہیں ہے اور دفعہ 9A(10)(ii)(b) کا اطلاق نہیں ہوتا اور اس نتیجے پر اس

نے رہن قرض کو کم کر دیا۔ راہنوں کی جانب سے ایک اپیل دائر کی گئی تھی جس میں ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ منتقلی قابل قدر غور وخوض کے لئے ہے اور اس لئے قرض کو کم نہیں کیا جاسکتا ہے۔ مرنے والوں نے سرٹیفکیٹ کے ساتھ سپریم کورٹ میں اپیل کی۔

حکم ہوا کہ :- گروی خاندان کے ممبروں کے درمیان طے پانے والے معاہدے ظاہر کردہ B-1 سے پتہ چلتا ہے کہ 22 اگست 1934 کو، خاندان نے خیراتی مقصد کے لئے 8-9-36988 روپے کی رقم کے سلسلے میں ایک ٹرسٹ تشکیل دیا۔ 3 ستمبر، 1939 کو ظاہر کردہ B-2 کی طرف سے. ظاہر کردہ A-1 میں خاندان کا قرض گروی رکھنے کا حق ظاہر کردہ B-1 کے تحت ذمہ داری کی ادائیگی میں خیراتی ادارے کو دیا گیا تھا۔ مذکورہ جائیداد کے وقف کی تصدیق باقاعدہ تقسیم دستاویز ظاہر کردہ B-3 کے ذریعہ کی گئی تھی۔ مختصر یہ کہ مذکورہ دستاویزات کے تحت خاندان نے ٹرسٹ کو 8-9-36988 روپے کی رقم ادا کرنے کی ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے قرض گروی رکھنے کی ظاہر کردہ A-1 میں اپنی دلچسپی خیراتی ادارے کو منتقل کر دی۔ [E-174 G]

(ii) کنٹریکٹ ایکٹ کے دفعہ 2(d) میں لفظ 'غور' کی تعریف میں یہ کہا گیا ہے کہ غور و فکر 'ایسی چیز ہونی چاہیے جسے نہ صرف فریق بلکہ قانون کچھ اہمیت کا حامل سمجھ سکے'۔ تعریف سے یہ واضح ہے کہ غور منفی یا مثبت ہو سکتا ہے. [177 A-B]

(iii) موجودہ صورت میں خاندان کی ذمہ داری تھی کہ وہ ظاہر کردہ B-1 کے تحت خیراتی ادارے کو مختص رقم ادا کرے۔ اس ذمہ داری کی ادائیگی میں رہن سود منتقل کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خیراتی ادارے نے رہن سود کی منتقلی پر غور کے طور پر اتفاق کیا تاکہ خاندان سے اس رقم کی وصولی کے اپنے حق کو نافذ نہ کیا جاسکے۔ خیراتی ادارے نے اس کے ذریعہ حاصل کردہ رہن سود کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ حق چھوڑ دیا۔ لہذا یہ واضح ہے کہ خاندان نے ٹرسٹ میں رہن سود کو ایکٹ کی دفعہ 9A(10)(ii)(b) کے معنی کے ساتھ قابل قدر غور وخوض کے لئے خیراتی ادارے کو منتقل کیا۔ [177 B-D]

اس کے بعد ہائی کورٹ نے رہن ظاہر کردہ A-1 کو صحیح طور پر قرار دیا کہ اس ایکٹ کی دفعات کے تحت گروی رکھنے کی شرح میں کمی کی جاسکتی ہے۔ [177D]

اپیلیٹ دیوانی کادائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 200، سال 1963۔

مدراس ہائی کورٹ کے 8 نومبر 1955 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل AAO نمبری 577، سال 1952 میں کی گئی تھی۔

اپیل کنندگان کی طرف سے آر گنپتی ایر، ایس این پرسادا اور جے بی دادا چنجی۔

کے این راج گوپال شاستری، ایم آر کرشنا پلائی اور ایم ایس کے آئینگر، جواب دہندہ نمبر 1 کے لئے۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سباراؤ نے سنایا۔

سباراؤ، جسٹس۔ سرٹیفکیٹ کے ذریعے کی گئی یہ اپیل مدراس ایگریکلچرلسٹس ریلیف ایکٹ (مدراس ایکٹ چہارم، سال 1938) کی دفعہ 9A(10)(ii)(b) کے اطلاق پر سوال اٹھاتی ہے، جس کے بعد ایکٹ 15، سال 1943 اور ایکٹ XXIII، 1943 کے ذریعہ ترمیم شدہ قانون کو گروی رکھنے کے لئے کہا جاتا ہے، جس کے سلسلے میں ایکٹ کی دفعات کے تحت مذکورہ قرض رہن کو کم کرنے کے لئے درخواست دائر کی گئی تھی۔

18 اگست، 1930 کو درخواست گزاروں کے پیش رووں نے سموپٹر کے اہل خانہ کے حق میں 31,000 روپے میں گروی رکھنے کی ایک رجسٹرڈ دستاویز پر عمل درآمد کیا۔ دستاویز میں کوئی سود مقرر نہیں کیا گیا تھا، لیکن گروی رکھنے والے کو رہن کی جائیداد کے قبضے میں رکھا گیا تھا۔ گروی رکھنے والے کو مذکورہ جائیداد سے حاصل ہونے والی آمدنی سے لطف اندوز ہونا تھا، اور گروی پر واجب الادا سود ادا کرنے کے بعد اور آمدنی اور جنمی کے پورپڑ کی ادائیگی کے بعد، اسے ہر سال 30 تاریخ کے اندر راہنوں کو دھان کی ایک ایڈنگلی ادا کرنی تھی۔ رہن کی تاریخ سے 60 سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد رہن کو واپس کیا جا سکتا تھا۔ 11 ویں اپیل کنندہ اور ان کے متوفی والد نارائن ایر نے پالگھاٹ کے ماتحت جج کی عدالت کی فائل پر OP نمبر 43 سال 1949 میں ایکٹ کی دفعہ 9A اور 19A کے تحت قرض رہن کو کم کرنے کے لئے دائر کیا تھا۔ اس درخواست میں اپیل گزاروں 1 تا 10 اور دیگر راہنوں کو 2 تا 14 مدعا علیہ اور **راہن علیہ** کو پہلے مدعا علیہ کے طور پر نامزد کیا گیا تھا۔ جب مذکورہ پہلے مدعا علیہ نے یہ عرضی اٹھائی کہ گروی رکھنے کا سود اس کے خاندان کے ممبروں نے ایک خیراتی ادارے کو دیا

تھا، تو مدعاعلیہان 15 اور 16، جو رہن شدہ خاندان کی اپنی متعلقہ شاخوں کے سب سے اعلیٰ مرد رکن تھے، کو بھی مذکورہ درخواست میں فریق بنایا گیا تھا۔

مقابلہ کرنے والے جواب دہندگان نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ دو درخواستیں بھی دائر کیں، یعنی (1) گروی جائیداد ٹرسٹ میں قابل قدر غور وخوض کے لیے خیراتی ادارے کو منتقل کی گئی اور اس لیے ایکٹ کی دفعہ 9A(10)(ii)(b) کو راغب کیا گیا اور اس لیے اس قانون کے تحت گروی رکھنے کی رقم میں کمی نہیں کی جاسکتی۔ اور (2) مذکورہ رہن کا حق جواب دہندگان پر مشتمل مشترکہ خاندان کے متعدد ممبروں کے درمیان تقسیم کا موضوع تھا۔ دفعہ 15، 16 اور دیگر اور اس لیے مذکورہ رہن کو ایکٹ کی دفعہ 9A(10)(ii)(c) کے تحت اس کے کام سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔

پہلے سوال پر فاضل ماتحت جج نے کہا کہ "مُنتقل الیہ، یعنی خیراتی ادارہ، قابل قدر غور و خوض کے لیے مُنتقل الیہ نہیں ہے" دفعہ 9A(10)(ii)(b) کی شق کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اور دوسرے سوال پر انہوں نے کہا کہ حیثیت کی تقسیم کے معنی میں خاندان کی تقسیم متعلقہ مدت سے پہلے عمل میں آئی تھی اور اس کے علاوہ خاندان کا رہن کا سود خاندان کے کسی یا کسی فرد کو الاٹ نہیں کیا گیا تھا بلکہ اس کے حق میں ایک ٹرسٹ قائم کیا گیا تھا۔ دفعہ 9A(10)(ii)(c) میں کوئی درخواست نہیں تھی۔ نتیجے میں انہوں نے درخواست منظور کرتے ہوئے درخواست گزاروں اور مدعاعلیہان 2 تا 14 کو سرٹیفکیٹ دیا کہ جس تاریخ کو انہوں نے حکم دیا تھا وہ گروی رکھنے کے تحت واجب الادا رقم 10-14-8,788 روپے تھی۔

چونکہ ماتحت جج کی عدالت میں کارروائی کے التوا میں پہلے مدعاعلیہ کی موت ہو گئی تھی، لہذا 17 ویں مدعاعلیہ، اس کے چھوٹے بھائی، کو اس کی جگہ ریکارڈ پر لایا گیا تھا۔

فاضل ماتحت جج کے حکم کے خلاف 17 ویں مدعاعلیہ نے مدراس ہائی کورٹ میں اپیل دائر کرنے کو ترجیح دی۔ AAO نمبر 557 سال 1952 ہونے کی وجہ سے اس اپیل میں درخواست گزاروں اور دیگر مدعاعلیہان کو فریق بنایا گیا۔ پہلے سوال پر ہائی کورٹ نے کہا کہ خاندان نے قانون کی دفعہ 9A(10)(ii) کے پیرا (b) کے معنی کے اندر گروی سود کو خیراتی ادارے کے حق میں قابل قدر غور وخوض کے لئے منتقل کیا۔ اور دوسرے سوال پر اس نے کہا کہ دفعہ 9A(10)(ii)(c) میں لفظ "تقسیم" کا

مطلب حدود اربعہ کے لحاظ سے تقسیم ہے اورا گرچہ یہ متعلقہ مدت کے دوران نافذ کیا گیا تھا لیکن جائیداد میں رہن کا مفاد تقسیم کا موضوع نہیں تھا اور اس وجہ سے مذکورہ شق زیر بحث رہن کی طرف راغب نہیں ہوئی تھی۔ نتیجتاً ہائی کورٹ نے فاضل ماتحت جج کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے ان کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور قرض معاف کرنے والوں کی جانب سے قرضوں میں کمی کے لیے دائر درخواست مسترد کر دی۔ مذکورہ حکم کے خلاف **راہنداوں** نے ہائی کورٹ کی جانب سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ پر اس عدالت میں موجودہ اپیل کو ترجیح دی ہے۔

درخواست گزاروں کے وکیل مسٹر پرساد نے دلیل دی کہ (1) ٹرسٹ میں گروی جائیداد کو خیراتی ادارے کے لئے منتقل نہیں کیا گیا تھا لیکن مذکورہ جائیداد مشترکہ خاندان کی ملکیت بنی رہی، حالانکہ کچھ خیراتی مقاصد کے لئے اس کی آمدنی پر چارج بنایا گیا تھا۔ اور (ii) قابل قدر غور وخوض کے لئے رہن سود کی منتقلی نہیں کی گئی تھی۔

مدعاعلیہان کے وکیل جناب راج گوپال شاستری نے ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو برقرار رکھنے کی کوشش کرنے کے علاوہ کہ گروی جائیداد کو قابل قدر غور وخوض کے لئے منتقل کیا گیا تھا، دلیل دی کہ امانت میں رہن کی جائیداد کی منتقلی تقسیم کے عمل میں ایک لازمی قدم تھا اور اس لئے قانون اور حقیقت میں یہ مانا جانا چاہئے کہ مذکورہ جائیداد بھی پیرا (c) ایکٹ کی دفعہ 9A (10) (ii) کے معنی کے اندر تقسیم کا موضوع ہے۔

سب سے پہلے اس ایکٹ کی دفعہ 9A(10)(ii) کی متعلقہ دفعات کو پڑھنا آسان ہوگا۔

"اس دفعہ میں ذیلی دفعات (1) اور (2) کے علاوہ کوئی بھی چیز کسی بھی گروی رکھنے پر لاگو نہیں ہوگی-(ii) کسی دوسرے علاقے میں واقع جائیداد کے بارے میں مندرجہ ذیل معاملات میں:

(a) 30 ستمبر 1937ء کے بعد اور 30 جنوری 1948ء سے پہلے کی مدت کے دوران...........

(b) اگر مذکورہ بالا مدت کے دوران گروی رکھنے والے یا اس کے کسی جانشین کا مفاد ملکیت میں دو یا دو سے زیادہ **راہن علیی** کے حقوق پر سود ہو یا ان پر غور وخوض کیا گیا ہو، تو پھر پورے یا اس طرح کے حصے میں، جیسا کہ معاملہ ہو:

....

(c) اگر راہن علیی کا جائیداد میں سود یا اس طرح کے سود کا کوئی حصہ دو یا اس سے زیادہ افراد سے تعلق رکھتا ہو یا منتقل کیا گیا ہو اور مذکورہ مدت کے دوران ایسے افراد کے درمیان تقسیم کی گئی ہو، تو سود کے پورے یا اس طرح کے حصے میں، جیسا کہ معاملہ ہو۔

مذکورہ دفعات سے یہ دیکھا جائے گا کہ پیرا (b) کے تحت راہن علیی کے حقوق یا جائیداد میں رہنے والے کے مفادات کو قابل قدر غور وخوض کے لئے منتقل کیا جائے گا یا 30 ستمبر 1937 اور 30 جنوری 1948 کے درمیان کی مدت کے دوران مشترکہ مالکان میں تقسیم کیا جائے گا۔ ایکٹ کی دفعہ 9A(10)(ii) کی دفعات کے نفاذ سے استثنیٰ حاصل کرنے کے لیے۔ چونکہ ہم ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہیں کہ رہن سود کو ایکٹ کی دفعہ 9A(10)(ii) کے پیرا (b) کے معنی میں قیمتی غور وخوض کے لئے منتقل کیا گیا تھا، لہذا ہم مذکورہ دفعہ کے پیرا (c) کے دائرہ کار یا اطلاق پر غور کرنے کی ضرورت سے آزاد ہیں۔

ایکٹ کی دفعہ 9A(10)(ii) کے پیرا (b) کے تحت دو سوال اٹھتے ہیں، یعنی (1) کیا جائیداد میں رہن کے حقوق قانونی طور پر خیراتی ادارے کے حق میں ٹرسٹ میں منتقل کیے گئے تھے۔ اور (2) اگر ایسا ہے، تو کیا منتقلی قابل قدر غور کے لئے تھی. اگر اس طرح کی منتقلی ہوئی تھی تو اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ یہ دفعہ میں مذکور متعلقہ مدت کے دوران عمل میں آیا تھا۔

ظاہر کردہ 22B-1 اگست، 1934 کا ایک معاہدہ ہے، جو رہن خاندان کے ممبروں کے مابین عمل میں لایا گیا تھا۔ دستاویز کے متعلقہ حصے میں لکھا ہے:

"ہم سب نے اپنی مرضی اور رضامندی سے اس دن 8-9-36988 روپے کی رقم تقسیم کی ہے جو 30 ویں مینم 1109 ایم ای (12 اپریل 1934) کی تاریخ کے مقابلے میں لیجر بک میں "کلتھوریان" کے عنوان سے درج کی گئی تھی، جو ہمارے مشترکہ خاندانی کاروبار کے سلسلے میں رکھے گئے کھاتوں میں درج کی گئی تھی، اور مذکورہ تاریخ سے اس پر حاصل ہونے والے سود، ہمارے خاندان کی فلاح و بہبود اور خوشحالی کے لئے خیراتی مقاصد کے لئے لیجر میں 1،490 روپے کی رقم "پٹسالا" کے عنوان سے درج کی گئی ہے .... (دیگر جائیدادوں کا ذکر کیا گیا

ہے)۔..۔ اور یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ مندرجہ بالا تقریبات مندرجہ بالا جائیدادوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کے ساتھ انجام دی جائیں گی۔

.............................(مختلف مقاصد کے لئے خرچ کی جانے والی مخصوص رقم دی گئی ہے)۔............................

یہ طے کیا گیا ہے کہ خیرات کے مقاصد کے لئے دی گئی مذکورہ جائیدادوں کا انتظام ہر سال متعلقہ شاخوں کے بزرگ ترین مرد ممبران کے ذریعہ باری باری کیا جائے گا، جس کا آغاز پہلی کنی 1110 ایم ای (17 ستمبر 1934) سے ہوگا اور سال کے آخر میں باقی شاخوں کے ممبروں کی اطمینان کے مطابق کھاتے پیش کیے جائیں گے۔

ان دستاویزات کی خوش خوانی واضح اور غیر مبہم ہے۔ اس دستاویز کے تحت خاندان کے ارکان خیراتی مقاصد کے لئے ایک مخصوص رقم اور دیگر جائیدادیں الگ کرتے ہیں۔

انتظامیہ کی اسکیم کے تحت، خاندان کی مختلف شاخوں کے سب سے بزرگوار مرد ممبروں کو مینیجر تشکیل دیا گیا تھا اور انہیں مخصوص مذہبی مقاصد کے لئے مخصوص رقم ادا کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ خاندان کے ارکان ٹرسٹ کے مصنف تھے۔ متعلقہ شاخوں کے سب سے بزرگوار مرد ارکان ٹرسٹی تھے۔ خیراتی ادارہ اس سے مستفید ہوا۔ ٹرسٹ کا موضوع مذکورہ رقم اور جائیدادیں تھیں۔ دستاویز میں ٹرسٹ کے تمام ضروری اجزاء موجود ہیں۔ لہٰذا یہ واضح ہے کہ دستاویز نے مذکورہ رقم کا ایک درست ٹرسٹ تشکیل دیا ہے۔

3 ستمبر، 1939 کو شائع ہونے والی ظاہر کردہ B-2، "E.N.A.S خاندان کے ممبروں کو الاٹ کردہ تقسیم کے شیڈول" کا ایک حصہ ہے۔ اس میں لکھا ہے:

"ہمارے مشترکہ خاندان سے خیرات کے لئے الگ کی گئی جائیدادوں کے بارے میں تفصیلات۔

1. کنیسری امسم میں ایسی جائیدادیں ہیں جو نیلیسری گراموم کے این سی شیورام ایپار و دیگر اں کی ہیں اور جو ہمارے خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور جو 31،000 روپے کی رقم میں ہیں اور جو میلکوڈے گراموم کے اپاتھوراپٹر عرف سیشان پٹار کے نام پر بے نامی ہیں۔

اس دستاویز میں خیرات کے لیے مختص جائیدادوں کی دیگر اشیاء بھی شامل ہیں۔

9 ستمبر 1939 کو تقسیم کے دستاویز کی رجسٹریشن کاپی ظاہر کردہ B-3 سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شیڈول 3 ستمبر 1939 کو طے شدہ زبانی تقسیم کے سلسلے میں تیار کیا گیا تھا۔ خاندان کے ممبروں کے درمیان جائیدادوں کو زبانی طور پر تقسیم کرنے اور مذکورہ گروی سود اور دیگر جائیدادوں کو خیرات کے لئے الگ کرنے کے بعد، 9 ستمبر کو، 1939ء میں مذکورہ رجسٹرڈ تقسیم نامہ پر عمل درآمد کیا گیا جس میں زبانی تقسیم کی شرائط شامل تھیں۔ یہ سب جانتے ہیں کہ باقاعدہ رجسٹرڈ تقسیم نامہ نافذ ہونے سے پہلے، لازمی طور پر ایک مرحلہ ہوگا جب رجسٹرڈ دستاویز میں شامل شرائط پر فریقین کے مابین زبانی طور پر اتفاق کیا جائے گا۔ رسمی دستاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ ایک ضروری پیش خیمہ ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ظاہر کردہ B-3 ایک ایسی دستاویز ہے جس میں ابتدائی مرحلے میں فریقین کے مابین زبانی طور پر طے شدہ شرائط شامل ہیں۔ یہ دستاویز فریقین کے حقوق کو کنٹرول کرتی ہے۔ دستاویز میں متعلقہ خوش خوانی میں لکھا ہے:

مذکورہ بالا پیراگراف 2 میں بیان کردہ غیر منقولہ جائیدادوں میں سے جو اس وقت مشترکہ طور پر محفوظ تھیں اور جو بعد میں حاصل کی گئیں، ان میں سے کچھ غیر منقولہ جائیدادیں ہمارے مشترکہ خاندان "نجی ٹرسٹ" کے لئے خیراتی مقصد سے شیڈول 1 کے تحت الگ کردی گئیں۔ 3 ستمبر 1939ء کو ہونے والی زبانی تقسیم کے تحت ہمارے مشترکہ خاندان کی تمام غیر منقولہ جائیدادوں کو ہمارے متناسب حصص کے مطابق A تا I تک 9 شیڈول میں تقسیم کیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن جبکہ ہم سب نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ مذکورہ بالا شیڈول میں خیراتی مقاصد کے لئے جو جائیدادیں اور اخراجات وغیرہ کو پورا کرنے کے لئے مختص کیا گیا ہے، ان کا انتظام بغیر کسی ڈیفالٹ کے کیا جائے گا جیسا کہ 22 اگست 1934 کو ہمارے درمیان طے شدہ مذکورہ معاہدے میں بیان کیا گیا ہے اور ہم مستقبل میں بھی اپنی شرائط کے مطابق کام کریں گے۔ اس معاہدے میں خیراتی مقاصد کے لئے دی گئی مذکورہ بالا جائیدادوں اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کے بارے میں کوئی خاص شرط نہیں رکھی گئی ہے۔

اس رجسٹرڈ تقسیم نامہ کے دستاویز نے اعتماد کی سابقہ تخلیق کی تصدیق کی۔

ان دستاویزات سے یہ بات معقول طور پر درج ذیل ہو سکتی ہے: (1) 22 اگست 1934 کو اس خاندان نے خیراتی مقاصد کے لیے 8-9-36,988 روپے کی رقم کے سلسلے میں ایک ٹرسٹ قائم کیا۔ (2) 3 ستمبر 1939ء کو ظاہر کردہ A-1 میں خاندان کا قرض کا حق ظاہر کردہ B-1 کے تحت انجام دی گئی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے خیراتی ادارے کو دیا گیا۔ اور (3) مذکورہ جائیداد کے وقف کی تصدیق باقاعدہ تقسیم کے دستاویز میں کی گئی تھی۔ مختصر یہ کہ مذکورہ دستاویزات کے تحت فیملی نے ٹرسٹ کو 8-9-36,988 روپے کی رقم ادا کرنے کی ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے ظاہر کردہ A-1 نامی ظاہر کردہ میں اپنا مفاد خیراتی ادارے کو منتقل کر دیا۔ درحقیقت ہائی کورٹ نے مذکورہ دستاویزات پر غور کرنے کے بعد بالکل یہی نتیجہ اخذ کیا ہے۔ ہائی کورٹ کے فاضل ججوں نے کہا:

"ظاہر کردہ B-1 اور B-2 میں ذکر کردہ خیراتی خصوصیات کا موازنہ کرنے پر، ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ظاہر کردہ B-1 میں فہرست نمبر B-23 میں فہرست نمبر 2 کی طرح ہے۔ اسی طرح، ظاہر کردہ B-1 میں فہرست نمبر 4 ظاہر کردہ B-2 میں فہرست نمبر 3 سے مطابقت رکھتا ہے۔ ظاہر کردہ B-1 میں فہرست نمبر 5 کو ظاہر کردہ B-2 میں فہرست نمبر 4 کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے اور ظاہر کردہ B-1 میں فہرست نمبر 6 ظاہر کردہ B-2 میں فہرست نمبر 5 کے برابر ہے۔ ظاہر کردہ B-1 میں فہرست نمبر 1 اور 2 کا ذکر ظاہر کردہ B-2 میں نہیں کیا گیا ہے، لیکن ان کی جگہ ظاہر کردہ B-2 میں فہرست نمبر 1 نے لے لی ہے جو رہن ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ ظاہر کردہ B-1 میں آئٹم 1 اور 2 خاندانی کاروباری اکاؤنٹس میں مجموعی رقم کے کریڈٹ اندراج ہیں لیکن ظاہر کردہ B-2 کے ذریعہ جو کیا گیا ہے وہ ان رقموں کو گروی رکھنے سے تبدیل کرنا ہے۔ اس بات کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا ہے کہ ان دو مقداروں کا کیا ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ کریڈٹ انٹریز ہونے کی وجہ سے انہیں خیراتی کاموں کے مقصد سے ٹھوس غیر منقولہ اثاثوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہ کم و بیش کسی جائیداد کے ذریعے کریڈٹ انٹری کی جگہ لینے کی نوعیت میں ہے، یعنی غیر منقولہ جائیداد کو الگ کر کے ان کریڈٹ انٹریز کی ذمہ داری کی ادائیگی۔ 9 ستمبر 1939ء کو شائع ہونے والی ظاہر کردہ B-3 خاندان کے افراد کی جانب سے تقسیم کے دستاویز کی ایک رجسٹرڈ کاپی ہے اور اس

دستاویز کے پیرا گراف 2 اور 4 میں زیر بحث معاملات کے بارے میں اہتمام کیا گیا ہے جو درج ذیل ہیں:

بعد میں فاضل جج صاحبان نے کہا:

'ہم پہلے سے بیان کردہ وجوہات کی بنا پر دلائل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی ذکر کر چکے ہیں کہ فیملی کاروبار اکاؤنٹ میں کریڈٹ کے طور پر داخل کی گئی رقم کے لئے جو ظاہر کردہ B-1 کے تحت سود سے اور باہر خاندان کی طرف سے ادا کی جانے والی ذمہ داری تھی، مذہبی فرائض انجام دینے ہوں گے اور یہ کہ ظاہر کردہ B-3 کے تحت رہن کی رقم کا متبادل تھا۔ مسٹر رام چندر ایر کا کہنا ہے کہ اس متبادل کے بارے میں کوئی زبانی ثبوت نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ نتیجہ اخذ کرنا ممکن ہے کہ بہت کم اور معمولی دستاویزی شواہد سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکے کہ اس طرح کا کوئی متبادل موجود ہے۔ اس دلیل کا جواب یہ ہے کہ کولا تھو آئن کے حق میں کریڈٹ کی رقم صرف ایک کھاتہ ہے جس میں خاندان پر رقم کی رقم کے بارے میں ذمہ داری عائد ہوتی ہے جس میں سے کچھ خیراتی کام انجام دینے پڑتے ہیں۔ ظاہر کردہ B-3 میں ہمیں کولا تھو آئن کے ساتھ ساتھ پٹسالا اکاؤنٹ کے نام پر کوئی کریڈٹ انٹری نہیں ملتی ہے۔ ان ذمہ داریوں کو ظاہر کردہ B-2 میں آئٹم I کے ذریعہ ادا کیا جانا چاہئے، یعنی رہن کی رقم۔ اس کا نتیجہ ایک ذمہ داری کو دوسرے کی طرف سے ادا کرنا ہے اور ہم یہ دیکھنے سے قاصر ہیں کہ اس طرح کی صورتحال منتقلی کے مترادف نہیں ہو گی۔"

ان مشاہدات سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ فاضل ججوں نے واضح طور پر کہا تھا کہ ظاہر کردہ A-1 میں رہن سود ظاہر کردہ B-1 کے تحت لی گئی ذمہ داری کی ادائیگی میں منتقل کیا گیا تھا۔ لیکن اپیل کنندگان کے فاضل وکیل نے فاضل ججوں کے مندرجہ ذیل اختتامی مشاہدے پر بہت زیادہ بھروسہ کیا:

"موجودہ معاملے میں مشطرقہ خاندان نے رہن کا سود کھو دیا ہے اور ٹرسٹ نے وہ سود حاصل کر لیا ہے۔ لہذا، ظاہر کردہ B-3 کے تحت منتقلی کو قابل قدر غور کے لئے سمجھا جانا چاہئے۔"

اس مشاہدے پر بھروسہ کرتے ہوئے فاضل وکیل نے تبصرہ کیا کہ فاضل ججوں کا خیال ہے کہ محض کسی سود کو دوسرے کے حق میں منتقل کرنا بذات خود قابل قدر غور و فکر کے لیے منتقلی ہے۔ اس دلیل کو قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ مشاہدے سے پہلے ہونے والی تفصیلی بحث اور اس فیصلے کے متعلقہ اقتباسات کو نظرانداز کر دیا جائے جو ہم پہلے نکال چکے ہیں۔ پچھلی بحث کے تناظر میں مذکورہ مشاہدے کا مطلب صرف یہ ہو سکتا ہے کہ پہلے کی ذمہ داری کی ادائیگی میں خیراتی ادارے کے حق میں منتقلی قابل قدر غور و فکر کے لئے منتقلی ہے۔ ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہوئے، ہم سمجھتے ہیں کہ ظاہر کردہ A-1 کے تحت ٹرسٹ میں رہن سود کو ایک خیراتی ادارے کو منتقل کیا گیا تھا، جو خاندان کی جانب سے خیراتی ادارے کے حق میں 8-9-36988 روپے کی رقم مختص کرنے کی پہلے کی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 9A(10)(ii) کے پیرا (b) کے تحت اس شق کو راغب کرنے کے لئے منتقلی قابل قدر غور و فکر کے لئے ہو گی۔ لہٰذا، مختصر سوال یہ ہے کہ کیا پہلے کی ذمہ داری کی ادائیگی میں کسی جائیداد کے ٹرسٹ میں منتقلی ایکٹ کی دفعہ 9A(10(ii) کے پیرا (b) کے معنی میں قابل قدر غور و خوض کے لئے تھی۔ تو کہا گیا ہے کہ صرف ایک ہی جواب ہو سکتا ہے. "قابل قدر غور" کی کلاسک تعریف کیوری بمقابلہ میسا (1)، پس:

"قانون کے معنی میں ایک قابل قدر غور و فکر یا تو کسی ایک فریق کو حاصل ہونے والے کسی حق، مفاد، نفع یا فائدے پر مشتمل ہو سکتا ہے، یا دوسرے فریق کی طرف سے دیا گیا، نقصان یا ذمہ داری دی گئی ہے۔"

کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 2(d) غور و فکر کی وضاحت اس طرح کرتی ہے:

"جب وعدہ کرنے والے یا کسی اور شخص نے وعدہ کیا ہو یا اس سے اجتناب کیا ہو، یا کسی کام سے اجتناب کیا ہو، یا کسی کام کو کرنے یا کرنے سے باز رہنے کا وعدہ کیا ہو، تو ایسا عمل یا پرہیز یا وعدہ کہلاتا ہے۔" جہاں تک موجودہ تفتیش کا تعلق ہے، دونوں تعریفوں کا مواد عملی طور پر ایک جیسا ہے، اگرچہ "قابل قدر" کا لفظ کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 2(d) کے تحت ظاہر کیا گیا ہے، غور کے لئے "ایک ایسی چیز ہو گی جسے نہ صرف فریقین بلکہ قانون کچھ قدر کے طور پر دیکھ سکتا ہے"۔ تعریفوں سے یہ واضح ہے کہ غور منفی یا مثبت ہو سکتا ہے. موجودہ معاملے میں رہن سود ٹرسٹ میں خیراتی ادارے کو منتقل کیا گیا تھا۔ خیراتی

ادارے سے اہل خانہ کو کیا خیال دیا گیا؟ فیملی پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی تھی کہ وہ ظاہر کردہ بی ون کے تحت مختص رقم خیراتی ادارے کو ادا کرے۔ اس ذمہ داری کی ادائیگی میں رہن سود منتقل کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خیراتی ادارے نے رہن سود کی منتقلی پر غور کے طور پر اتفاق کیا تاکہ خاندان سے اس رقم کی وصولی کے اپنے حق کو نافذ نہ کیا جا سکے۔ خیراتی ادارے نے اس کے ذریعہ حاصل کردہ رہن سود کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ حق چھوڑ دیا۔ لہٰذا ہمارا ماننا ہے کہ خاندان نے ٹرسٹ میں رہن سود کو خیراتی ادارے کو منتقل کر دیا تاکہ قانون کی دفعہ 9A(10)(ii)(b) کے معنی کے اندر قابل قدر غور و خوض کیا جا سکے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہائی کورٹ نے اس قانون کی دفعات کے تحت گروی رکھنے، ظاہر کردہ A-1 کو درست قرار دیا تھا۔

جواب میں درخواست گزاروں کے وکیل نے ایک اور درخواست دائر کرنے کی کوشش کی جس میں کہا گیا کہ خیراتی ادارے کے حق میں رہن نامہ کی کوئی جائز منتقلی نہیں کی گئی کیونکہ مذکورہ منتقلی رجسٹرڈ دستاویز کے ذریعہ نہیں کی گئی تھی۔ یہ درخواست قانونی چارہ جوئی کے کسی بھی مرحلے پر نہیں اٹھائی گئی تھی، شاید اس لئے کہ ظاہر کردہ B-3 ایک رجسٹرڈ دستاویز تھی۔ لہٰذا ہم اپیل کنندگان کو پہلی بار درخواست دائر کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔

اس نقطہ نظر میں اس سوال پر اپنی رائے کا اظہار کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا ایکٹ کی دفعہ 9A(10)(ii) کے پیرا (c) کو زیر بحث رہن کی طرف راغب کیا گیا تھا۔

نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے.

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.30 16.52
I attest to the accuracy and
integrity of this document